

پولیس کا نظام جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے، مقررین

قانون کی بلا دستی کے حوالے سے سینئر فار ریسرچ اینڈ سیکورٹی اسٹیڈی کے تحت ورکشاپ

حیدرآباد (نیورہ رپورٹ) قانون کی بلا دستی اور پولیس کے کردار کے حوالے سے سینئر فار ریسرچ اینڈ سیکورٹی اسٹیڈی کے زیر اہتمام منعقدہ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے اراکین سندھ اسمبلی دلاور قریشی، سابق ایم پی اے فرحمن مغل، سابق ایم پی اے اسلم پرویز کی پی ایس کی حیدرآباد کے سربراہ حالی بھٹو، سینئر صحافیوں قیصر محمود، علی حسن سمیل، ساگی زیناز ڈوی آئی بی کمانڈر (ر) شوکت ودیگر نے کہا ہے کہ پولیس کا نظام فرسودہ اور ناقص ہے۔ اسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے سختی سے سرٹ پر ترقیوں اور شفاف بنیادوں پر سیاسی دباؤ کے بغیر بھرتیوں کی ضرورت ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کو پرکشش تنخواہ اور بہترین تربیت کے ذریعے بھرتی کیا جائے تو کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے۔ جدید اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ نظام میں اصلاح کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔ ورکشاپ کا اہتمام جرسی کے ادارے سینئر فار ریسرچ اینڈ سیکورٹی اسٹیڈی نے کیا تھا۔ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ قومی موومنٹ کے رکن سندھ اسمبلی دلاور قریشی نے کہا کہ پولیس کا نظام جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ پولیس اہلکاروں کے پاس موجود 50 فیصد سے زائد اسلحہ ناقص اور ناکارہ ہوتا ہے۔ دیگر سہولیات کا بھی شدید فقدان ہے۔ چیئر پارٹی کی سابق رکن سندھ اسمبلی فرحمن مغل نے کہا کہ عوام میں

پولیس کا تاثر انتہائی خراب ہے۔ تاہم پولیس اچھے کام بھی کرتی ہے۔ ریٹائرڈ آئی بی کمانڈر شوکت نے کہا کہ سندھ میں پولیس کی استعداد کار اور صلاحیتوں میں اضافے کے لئے جرنل حکومت کے تعاون سے سینئر فار ریسرچ اینڈ اسٹیڈی کے ادارے نے کام شروع کیا ہے۔ سابق رکن سندھ اسمبلی اسلم پرویز ایڈووکیٹ نے کہا کہ پولیس نظام میں اصلاح کے لئے قانون سازی کے ساتھ ساتھ تقرری کے لئے میٹ کو بنیاد بنانا ہوگا۔ انسانی حقوق کمیشن حیدرآباد کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر اشرف مانی نے کہا کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح کا نظام مغل کا شکار ہے۔ اس کے لئے قانون سازی نہیں کی گئی۔ پولیس کی اصلاح کے ساتھ عدالتی نظام کو بھی بہتر بنانا ہوگا۔ دونوں اداروں کی اصلاح کے بغیر پولیس کی سیکورٹی کا نظام درست نہیں ہو سکتا۔ پی ایس کی حیدرآباد کے سربراہ حالی بھٹو نے کہا کہ پولیس آرڈر 2002ء میں غامیوں کے علاوہ بہت سی خوبیاں بھی تھیں، اس سے استفادہ کیا جانا چاہئے۔ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے سینئر فار ریسرچ کے پروجیکٹ کنسلٹنٹ، سینئر صحافی قیصر محمود نے کہا کہ مہذب معاشرے میں پولیس عوام کے تحفظ کی خدمات انجام دیتی ہے۔ ورکشاپ سے ایچ جی سینئر حیدرآباد کے ایچارج مہر معراج، علی حسن سمیل، ساگی ڈوی ایس پی سکندر کورانی ودیگر نے بھی خطاب کیا۔

محکمہ پولیس میں سیاست سے پاک بھرتیاں کی جائیں؛ دلاور قریشی

آج کی پولیس کا مقابلہ جدید ہتھیاروں و ٹیکنیوں سے مسلح ملزمان سے ہوتا ہے، سینیٹار سے خطاب

حیدرآباد (مائیکو) سینیٹ (امن) منتخب نمائندوں، تاجروں، صحافیوں اور سماجی تنظیموں کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے پولیس کو ڈیڑھ لاکھ اور جاگیرداروں کے اثر سے آزاد کروا کر پولیس میں میرٹ پر بھرتی کی جائے اور پولیس میں موجود سیاسی اثر و سوجھ بوجھ کے الیف آئی آر درج کرنا لازم قرار دیا جائے، یہ مطالبہ انہوں نے مقامی ہونٹل میں "سینیٹر فار ریسرچ اینڈ سیکورٹی اسٹڈیز" نامی سماجی تنظیم کی جانب سے منعقدہ سینیٹار سے خطاب کرتے ہوئے کیا گیا، سینیٹار سے خطاب کرتے ہوئے رکن صوبائی اسمبلی دلاور قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کہ پولیس کا نظام 50 سال قبل کے کرائم کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جبکہ قانونوں پر 50 فیصد سے زائد ہتھیار بنا کارہ ہوتے ہیں، انکا کہنا تھا کہ پچھلے عرصے کے پاس لاشی اور ڈنڈے ہوتے تھے آج ملزم خود کار ہتھیار اور خودکش جھلمیں پہنے حکومتا ہے اس کے مقابلے میں پولیس اہلکار بنا کارہ ہتھیار لیے کھڑے ہوتے ہیں جبکہ ہم نے گواہوں کے تحفظ کیلئے سندھ اسمبلی سے بل منظور کرایا ہے کیونکہ تحفظ نہ ملنے کے سبب کیس میں گواہ سامنے نہیں آتے تھے، اب آدیاں بڑھ گئی ہیں جبکہ قانونوں کا آدھا عملہ دی آئی بیڑ اور چیکنوں کی ڈیوٹی پر ہوتا ہے پولیس کی سطح تعداد کا تعین کیا جائے، سینیٹار سے حیدرآباد چیئرمین آف کامرس کے سابق صدر اور پولیس لائون کمیٹی کے اراکین حاجی یحیٰ یوسف، سابق ڈی آئی جی کمانڈر شوکت علی، ضیاء الدین سابق ایس پی اے فریڈین مغل، اعلم پرویز ایڈووکیٹ، سینیٹر

صحافی سمیل ساگی، علی حسن، انسانی حقوق کمیشن کے کوآرڈینیٹر اشو تقما اور دیگر نے اپنے خطاب میں کہا کہ پولیس آرڈر 2002ء میں بہت سی شکایت کا ہداوا کر دیا گیا تھا، پولیس میں اصلاحات اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک محکمہ پولیس میں سیاست سے پاک بھرتیاں نہیں کی جائیں، پولیس افسران و اہلکاروں کو دینی تعلیم سے آگاہی ہونی چاہیے، پولیس اہلکاروں کیلئے تعلیم کا نظام ہونا چاہیے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جانا چاہیے، انہوں نے کہا کہ سختی ہی قانون سازی کر لی جائے لیکن اگر پولیس کا بنیادی اسٹرکچر میرٹ کے مطابق نہیں ہوگا تو بہتری نہیں آسکتی سبھی انداز سے قانون سازی کا کوئی ناکہ نہیں۔

قیمت 4 روپے

ABC Certified

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

The Daily SAFEER Hyderabad

سفر

حیدرآباد

روزنامہ

جلد نمبر 27 حصہ 23 مئی 2014ء یومی بمطابق 23 رجب المرجب 1435 ہجری شماری نمبر 122

پولیس کا پچاس فیصد اسلحہ ناکارہ ہے، وہ پشت کر دی سے سمٹنے کے لئے پولیس میں اصلاحات لازمی ہیں، رتن سندھا اعلیٰ محمد دلاور فریدی

پولیس نظام میں اصلاح کی تقریریں جاری ہیں

پولیس آرڈر 2002 میں بعض تبدیلیاں لاکر اسے دوبارہ موثر بنانا چاہئے، بلکہ راتر ان کو زیادتی تقسیم کے ساتھ ساتھ دینی تقسیم بھی دی جائے سربراہی لی ایلی کا ستانی ہوگی میں مشفقہ سینیٹ سے خطاب پولیس کو درجہ دیکھ کے تقاضوں کے مطابق نظام بنانا ہوگا (ایم بی اے دلاور فریدی) پولیس میں سیاسی بنیادوں پر تقسیم ہونا اور چولے خرابی کی چیز ہیں (اسلم پرویز ایڈووکیٹ) پولیس کا زور دہتر بھرتنا ہوگا سابق ایم بی اے زمین منٹ سونہ پولیس کی استعداد کار بڑھانے کے لئے جرنل حکومت کے تعاون سے ایک ترقیاتی نظام پیش کیا ہے سابق ڈی آئی کی حکمت عملی، پولیس کا آج اس کے سیاسی استعمال نے چاہا ہے، پروگرام کا ڈائریکٹر قیصر محمد کا اظہار خیال

حیدرآباد (سفر رپورٹ) سینئر فار ریسرچ اینڈ سکیورٹی سٹڈیز (ای آر ایس ایس) کے تحت پولیس ریٹائرمنٹ کے موضوع پر ہونے والی پبلک

میٹنگ سے خطاب میں ایم ایم کے رکن سندھ اسمبلی محمد دلاور فریدی نے دعویٰ کیا کہ پولیس کے پاس سو فیصد پچاس فیصد اسلحہ ناکارہ ہے۔ ان کا کہنا

قحا کہ پولیس پرانے دور کی ہے اور اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ پولیس کو جدید دور کے مطابق بنایا جائے۔ دلاور فریدی کا کہنا تھا کہ قانون میں ترقی کا

تین تین سال پہلے کیا گیا اور آج تک ای کے مطابق قانون میں ترقی نہیں جاتی ہے۔ یہ ستر تین ہجری تاہم روٹی سلف پر ملاحظہ فرمائیں 20



حیدرآباد: ستانی ہوئی میں مشفقہ سینیٹ سے ایم ایم کے رکن سندھ دلاور فریدی نے خبردار کر ہے ہیں جبکہ اس موقع پر جرنل زمین لی ایلی ہی حیدرآباد سماجی بہتر بنانے کے لیے شریک ہے

نے (سی آر ایس ایس) کی پبلک میٹنگ سے خطاب میں کہا کہ سندھ پولیس میں سیاسی شخصیات اور وڈیروں کا اثر و رسوخ ہی بنیادی خرابی ہے۔ پبلک میٹنگ میں شریک پاکستان پیپلز پارٹی کی سابق رکن صوبائی اسمبلی فرحین مغل کا کہنا تھا کہ کرپٹ نظام میں پولیس اور دوسرے معاملات میں صرف قانون سازی سے کام نہیں چلے گا بلکہ عملدرآمد کرانے میں بھی اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ پروگرام کے چیف گیٹ اوری بی ایل سی حیدرآباد کے سربراہ حاجی یعقوب نے قانون کی عملدرآری اور سندھ پولیس کی ساکھ کے موضوع پر ہونے والی عوامی میٹنگ سے خطاب میں کہا کہ سندھ پولیس کی کارکردگی بہتر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تقرریاں سفارش پر کی جاتی ہیں اور میرٹ کو نظر انداز کا جاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل ہی قانون سے ناواقف ہیں۔ سی بی ایل سی حیدرآباد کے چیف کا کہنا تھا کہ پولیس ملازمین کے فلاح و بہبود کے لئے منصوبہ بندی کی جانی چاہیے۔ سینار میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ پروگرام میں شریک مقامی کالج کے پروفیسر یعقوب چاٹو نے اپنے ساتھ ہونے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ حیدرآباد میں پولیس کا حال یہ ہے کہ موہاگل اور نقدی چھیننے کے بعد اس کی رپورٹ درج کرانے میں تین ماہ لگتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس کو بھی آرمی کی طرح کی مراعات دی جائیں تو اچھی کارکردگی کی امید کی جاسکتی ہے۔ تقریب میں شریک ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان حیدرآباد کے سربراہ آشتیہا کا کہنا تھا کہ پولیس سے کام نہیں لیا جائے گا تو حالت میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس کو سولین انشورنس کے طور پر دیکھنا چاہیے اور آج کی پولیس برطانوی دور کی پولیس جیسی ہے۔ پبلک میٹنگ میں موجود سابق ممبر صوبائی اسمبلی اسلم پرویز کا کہنا تھا کہ بنیادی خرابی یہ ہے کہ تمام لوگوں نے اہلیت کو نظر انداز کر کے سفارشوں کو معیار بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرٹ اور ڈی میرٹ کے نظام کو خاطر میں نہیں لائیں گے تو اسی طرح کی پولیس ہمیں ملے گی اور سسٹم ختم ہوتا چلا جائے گا۔ اسلم پرویز کا کہنا تھا کہ سیاسی ڈرامے بازیوں کے ساتھ کسی بھی سسٹم کو نہیں چلایا جاسکتا۔

Measures urged for police capacity building

By Our Staff Correspondent

HYDERABAD: Sindh police need to be strengthened by addressing some of its core issues like inadequate strength, lack of equipment, transparency in appointments and training in fields of investigation, including forensic sciences.

These were the issues raised at a programme titled 'Sindh Police — The Image Crisis' organised by the Centre for Research and Security Studies (CRSS) under its Capacity Development of Sindh Police (CDSP) project here at a local hotel on Thursday.

Qaiser Mehmood, the host, said the German government was working with Sindh police for capacity building and seeking ways to improve Police Act 186, bringing it in conformity with the present day

needs of policing.

He said it was a general perception that Police Order 2002 had addressed some problems under which police were made answerable, so there was a need to see whether this law could be improved.

If police remained under political influence, they would always tend to serve their masters, he said.

He said, a committee had been formed by the Sindh government to study 1861 Police Act and Police Order which come up with a draft law for police given the fact that today requirements of policing had been changed.

Today a qualified policeman in proper mental health was needed everywhere to make police people friendly as in developed countries, policing had become a service.

MQM's MPA Dilawar Qureshi called for making police a force

that could deal with today's needs of law enforcement as challenges had increased manifold. Police were by and large facing shortage of manpower, which could be verified from each police station. They were not able to address their operational issues, he said.

Unproductive use of police had dealt a severe blow to the force as well, he said, adding that policemen were also obliged to work with defective weapons.

Dr Ashubhama, a representative of the Human Rights Commission of Pakistan (HRCP), emphasised the need for police reforms, which had been delayed for a long, keeping people at the receiving end.

Colonial era laws governed policing in Pakistan whereas today the system had undergone massive changes so laws were to be accordingly modified, he said.

Criminal justice system could

not be seen in isolation as police were a vital part of this system and gaps needed to be filled. Sensitisation to deal with human or minority rights issues was completely missing in police, he said, adding that it should be empowered as a civilian force.

Local head of Citizens-Police Liaison Committee (CPLC), Haji Yaqoob Memon, said enforcement of the Police Order 2002 with desired changes had become inevitable. Merit alone should be the criterion for jobs in police.

Today policemen who were posted from other districts in Hyderabad and vice versa had no knowledge of the area of their police stations, thus policing was compromised. Investigation had hit the lowest ebb, he said and urged that protocol duties should be tasked separately to additional police force.

Advocate Aslam Pervez said that no legislation could be fruitful unless recruitment was based on merit. He said recruitment which was the foundation of police was marred by political influence and average legislation was not going to help improve the police system.

Senior journalist Sohail Sangi observed that what mattered the most was how police were utilised by the government.

He likened police force to a 'stick' which could be used for supporting or hitting one's own family members and others.

He said rulers needed to make a commitment in this regard.

Former MPA Farheen Mughal, Hyderabad Chamber of Commerce and Industry representative Ziauddin, former DIG Shaukat Ali Shah, Prof Yaqoob Chaudhry, Echi volunteer Matrajuddin and DSP Sikandar Korai also spoke.

پولیس کا 50 فیصد خرچہ ناکارہ ہے، کرن سمنڈ اپنی دلجو قریشی

نظری کا تین 30 سال قبل کیا گیا لیکن آج بھی اسی پر عمل جاری ہے، میرٹ سمنڈ کج کرنا ہوگا، محض قانون سازی کافی نہیں

حیدرآباد میں سی آر پی ایس کے تحت گوامی اجتماع سے فرمین محل، صحتی بعتوب، پرو فیسر بعتوب، اسلام پرویز و دیگر کا خطاب حیدرآباد (پور پورٹ)

صندوقی سہولت کے رکن سندھ اسٹیبلشمنٹ اور قریشی نے دعویٰ کیا ہے کہ پولیس کے پاس موجود 50 فیصد خرچہ ناکارہ ہے، پولیس پرانے دور کی ہے اور اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ پولیس کو جدید سہولتیں ملتی ہوں۔ سینیٹر فار ریسرچ اینڈ سکیورٹی اینڈ سٹیبلٹی (سی آر ایس ایس) کے تحت پولیس ریفرنڈم کے موضوع پر ہونے والے گوامی اجتماع سے خطاب میں انہوں نے کہا کہ قانون میں نظری کا تین 30 سال قبل کیا گیا اور آج تک اسی کے مطابق قانون میں نظری رہی جاتی ہے۔ سندھ پولیس میں سیاسی شخصیات اور پولیس کا ڈورسنگ ہی بنیادی خرابی ہے۔ پاکستان سٹیبل پارٹی کی سابق رکن صوبائی اسٹیبل فرمین محل نے کہا کہ...

بقیہ محمد ادا قریشی 02

کر پٹ نظام میں پولیس اور دوسرے معاملات میں صرف قانون سازی سے کام نہیں چلے گا بلکہ عملدرآمد کرانے میں بھی اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ تقریب کے چیف گیسٹ اور سی بی ایل کی حیدرآباد کے سربراہ صحتی بعتوب نے کہا کہ سندھ پولیس کی کارکردگی کبھی نہ ہونے کی وجہ سے کہ تقرریاں سٹاف میں پرکی جاتی ہیں اور میرٹ کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ کانسٹیبل اور پڑھنا ٹیبل ای قانون سے واقف ہیں۔ پولیس ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ مقامی کالج کے پروفیسر بعتوب چانڈیو نے واقعہ سنایا کہ حیدرآباد میں پولیس کا حال یہ ہے کہ سوبائ اور نظری چھیننے کے بعد اس کی رپورٹ دست کرانے میں 3 ماہ لگتے ہیں۔ پولیس کو بھی آئی کی طرح کی مراعات دی جائیں تو وہ بھی کارکردگی کی امید کی جا سکتی ہے۔ زمین ریفرنڈم کمیشن آف پاکستان حیدرآباد کے سربراہ آشفتمان نے کہا کہ پولیس سے پولیس کا کام نہیں لیا جائے گا تو حالت میں بگاڑ پڑے گا۔ آج کی پولیس رطانوی دور کی پولیس جیسی ہے۔ سائین رکن سندھ اسٹیبلشمنٹ پرویز نے کہا کہ اگر میرٹ کے نظام کو خاطر میں نہیں لائیں گے تو اسی طرح کی پولیس ہمیں ملے گی اور سندھ سٹیبل پارٹی کے گامیاتی وزارت بازیوں کے ساتھ کسی بھی سمنڈ کو نہیں چھایا جا سکتا۔



حیدرآباد: سینیٹر فار ریسرچ اینڈ سکیورٹی اینڈ سٹیبلٹی کے سید ہارم شریک جہان انجیل پر قبضے ہیں

لاہور اولیٰ ہفت روزہ / اسلام آباد کراچی پشاور کوئٹہ فیصل آباد اور گوجرانوہ سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

Daily Nai Baat

روزنامہ

نئی بات

www.naibaat.com
e-mail: karachi@naibaat.com

محمد علی جناح
پریس سنٹر

جمعہ المبارک 23 رجب المرجب 1435ھ 23 مئی 2014ء

پولیس پرانے دور کی ہے، 50 فیصد اسلحہ ناکارہ ہے، دلاور قریشی

ہائس کار کوئی کی بڑی وجہ پولیس میں سفارش پر بھرتیاں ہیں، حیدرآبادی پی ایل سی چیف حاجی یعقوب

سی آر ایس ایس کے تحت پولیس ریٹائرمنٹ پر عوامی میٹنگ کا انعقاد فریضین مغل، اسلم پرویز دیگر کا خطاب

حیدرآباد (بیورو رپورٹ) ایم کیو ایم کے رکن سندھ اسمبلی محمد دلاور قریشی نے دعویٰ کیا کہ پولیس کے پاس موجود پچاس فیصد اسلحہ ناکارہ ہے۔ پولیس پرانے دور کی ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ پولیس کو جدید دور کے مطابق بنایا جائے۔ حیدرآباد میں سینئر فارلیرج اینڈ سکیورٹی اسٹڈیز (سی آر ایس ایس) کے تحت پولیس ریٹائرمنٹ کے موضوع پر منعقد پبلک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے دلاور قریشی کا کہنا تھا کہ قانون میں تفریق کا تقنین تیس سال پہلے کیا گیا۔ آج تک اسی کے مطابق قانون میں تفریق رہی جاتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ پولیس میں سیاسی شخصیات اور ڈویژنوں کا اثر و رسوخ ہی بنیادی خرابی ہے۔ چیئر پارٹی کی سابق رکن صوبائی اسمبلی فریضین مغل کا کہنا تھا کہ کرپٹ نظام میں پولیس اور دوسرے معاملات میں صرف قانون سازی سے کام نہیں چلے گا بلکہ عملدرآمد کرانے میں بھی اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ مہمان خصوصی سی پی ایل سی حیدرآباد کے سربراہ حاجی یعقوب نے قانون کی عملداری اور سندھ پولیس کی سادہ کے موضوع پر عوامی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ پولیس کی کارکردگی بہتر نہ ہونے کی وجہ سفارش برقرار رہا ہے۔ میرٹ کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔



حیدرآباد: سینئر فارلیرج اینڈ سکیورٹی اسٹڈیز کے تحت سیمینار میں رکن سندھ اسمبلی دلاور قریشی سی پی ایل سی چیف حاجی یعقوب دیگر شریک ہیں

چيف ايڊيٽر
ميهڙي ڪمار
ايڊيٽر
جعفر ميمڻ



www.sindhhyd.com
 E-mail-daily_sindhhyd@yahoo.com, dailysindh@gmail.com

منير احمد ميمڻ سنڌ گروپ آف پبليڪيشن پاران خوشيو، پرشاد، پريس پبلڪ
 نمبر: 963 پبلڪ شاھ ڪالوني ندي سڑڪ حيدرآباد مان چيائي پتو رکي
 Ph: 022-2785535, Fax: 022-2782785, 2101312

23 مئي 2014 ع بمطابق 23 رجب المرجب 1435 هـ

پوليس جون مقررون سياسي بنيادن تي ڪرڻ بدران قابليت کي اهميت ڏئي پوليس آرڊر 2002 ع ۾ ترميم ڪئي وڃي ورڪشاپ

آئرشن ۽ جاج جو نظام الڳ هئڻ گهرجي. پوليس آرڊر 2002 ع ۾ ڪجهه تبديليون آڻي ان کي صوبي ۾ نافذ ڪري سگهجي ٿو، حاجي محمد يعقوب پوليس کي جديد تقاضائن سان هر آهنگ نظام ڏيڻو پوندو، هر ٿاڻي ۾ آبادي جي تناسب سان نوري ۽ پوليس کي پيشن هٿيارن بدران جديد هٿيار ڏيڻا پوندا. ڊائري ٽريني پوليس جون سياسي لاڳاپن تي پريشون ڪرڻ غلط آهي ۽ انهن جون مقررون ۽ بديلين پڻ سياسي بنيادن تي ڪيون وينديون آهن؛ اڳوڻو اير بي اي اسلٽ پرويز ايڊيوڪيٽ اسان جي حڪومت پوليس جي اصلاح جي لاءِ ڪيترائي ڪم ڪرايا پر انهن تي عملدرآمد ناهي ڪريو ويو، نوري سنڌ ۾ ٿاڻا نيلار ٿين ٿا، پ پ اڳواڻن فوجين مغل پوليس جي قابليت وڌائڻ جي لاءِ جرمن حڪومت جي تعاون سان اسان سي آر ايس تحت ڪم ڪري رهيا آهيون اسان هڪ ٽريني نظام ترتيب ڏنو آهي، ڪمانڊر شوڪت علي پوليس جي قانون 1861 ع ۽ آرڊر 2002 کي اڻو رکندي نئين پوليس رفتار آرڊر جي ضرورت اٿس. انهيءَ قصور محمود باڪتر ايشو ٿا، اعليٰ حسن، سهيل سانگي ۽ بين جو خطاب حيدرآباد اسٽاڻ ريوٽس پوليس جي نظام جي اصلاح جي لاءِ ضروري آهي، ٽ پوليس اهلڪار کان جو نلامي نظام پرڪشش بڻايو ويو، ٿاڻن کي آبادي جي تناسب سان نوري ۽ جديد هٿيار وٺي اٿس، جون مقررون سياسي بنيادن بدران قابليت جي بنياد تي ڪيون وڃن، پوليس افرام ڪيا وڃن، پوليس آرڊر 2002 ع ۾ ترميم ڪانڊسٽو صفحو 3 نمبر 5



حيدرآباد: پوليس و سٽون بايت ڪورٽايل ورڪشاپ ۾ حاجي يعقوب، اڳوڻو ڊي آءِ جي ڪمانڊر شوڪت علي ۽ ٻيا شرڪت آهن

پولیس نظام میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین

پولیس سسٹم میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین نے حکومت سلطان آباد اور قریبی زمین عمل اور دیگر کا مسئلہ سمجھنے سے قائل ہیں۔

پولیس سسٹم میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین نے حکومت سلطان آباد اور قریبی زمین عمل اور دیگر کا مسئلہ سمجھنے سے قائل ہیں۔

پولیس سسٹم میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین نے حکومت سلطان آباد اور قریبی زمین عمل اور دیگر کا مسئلہ سمجھنے سے قائل ہیں۔

55

پولیس سسٹم میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین نے حکومت سلطان آباد اور قریبی زمین عمل اور دیگر کا مسئلہ سمجھنے سے قائل ہیں۔

پولیس سسٹم میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین نے حکومت سلطان آباد اور قریبی زمین عمل اور دیگر کا مسئلہ سمجھنے سے قائل ہیں۔

پولیس سسٹم میں بہتری روایتی سسٹم میں تبدیلی سے ممکن ہے مقررین نے حکومت سلطان آباد اور قریبی زمین عمل اور دیگر کا مسئلہ سمجھنے سے قائل ہیں۔